نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا راشد الحق سمیع

دینی مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ

امریکہ، مغربی ممالک اوران کے دباؤ پر ہمارے حکمرانوں نے اس بات کا تہیہ کررکھا ہے کہ دنیا سے اسلام کی بچی کچھی طاقت اور مراکز دینیہ کی روح کوکسی نہ کسی طریقے سے ختم کی جائے۔ یوں تو اسلام روزِاول ہی سے دشمنوں، منافقوں اور طاغوتی قوتوں کا نشانہ ستم بنا رہا ہے لیکن امت مسلمہ اور اسلام پر اس سے پہلے اتنا کڑا وقت کبھی نہیں آیا تھا جیسا کہ موجودہ ستم ایجاد عہد میں اس کے ساتھ ہورہا ہے۔ طرفہ تماشہ یہ ہے کہ مسلمان خصوصاً دیندار طبقہ علماء، ائمہ مساجد، طلبا کرام اور سیاسی مذہبی جماعتوں کے کارکنان اس وقت سب سے زیادہ متاثر و مجبور ہیں اور الٹا انہیں انتہا پسند، دہشت گرد، جارح اور ظالم بھی کہا جارہا ہے۔ گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ پاکستان عالمی اتحاد کا ساتھی بن کر جن مصائب اور مشکلات کا شکار بنا ہوا ہے، اور اس کی بھاری جانی و مالی قیمت چکا رہا ہے لیکن پھر بھی امریکہ و مغرب اِس سے خوش نہیں بلکہ اِن کی تمام تر توجہات و عنایات بھارت پر برس رہی ہیں جبکہ پاکستان سے ھل من مزید اور ڈو مور کا مطالبہ کرتے کرتے دینی مدارس کے پاکستان میں اُبھرتے ہوئے کردار کو سمیٹنے اور انہیں بدنام کرنے کی سازشیں و عملی اقدامات زور و شور سے جاری ہیں جبکہ حقیقت میں دینی مدارس سے بڑھ کر محب وطن طبقہ اور کون ہوسکتا ہے؟ پھر پشاور کے افسوسناک اور دلخراش واقعہ میں دینی مدارس کا کوئی بھی طالب علم یا مذہبی سیاسی جماعت کا کارکن اس میں ملوث نہیں ہے لیکن ایک خاص سازش اور مغربی منصوبے کے تحت اخبارات اور ٹی وی چینلو کے ذریعے عالم، طالب علم اور مدرسے کی کردارکشی دن رات جاری ہے۔ لیکن جس طرح نائن الیون کے بعد امریکہ اور یورپ میں اسلام تیزی سے پھیل گیا ہے، اِسی طرح گزشتہ ایک دہائی میں دینی مدارس میں طلباء کرام کی ریکارڈ آمد اور بالخصوص اہل ثروت اور انتہائی اونچی سوسائٹی کے لوگوں کے بچوں کی توجہ واعتماد کا مرکز بھی دینی مدارس بن رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں حکومتی سطح پر اہل مدارس کے ساتھ ہمیشہ سے سوتیلوں جیسا سلوک برتا جارہا ہے اور انہیں مختلف حیلے بہانوں سے دیوار کے ساتھ لگایا جارہا ہے اور مدارسوں کے لاکھوں فارغ التحصیل علماء اور طلبا کو بار بار دہشت گردی کے ساتھ جوڑا جارہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود الحمدللہ علماء و طلباء اس اشتعال پسندانہ پالیسی

کے باوجود ہر قسم کی دہشت گردانہ کاروائیوں سے ہمیشہ الگ تھلگ رہے ہیں کیونکہ قرآن وسنت اور دین اسلام کے سلامتی والے اصول پڑھنے والے شخص تو انسانوں کے علاوہ پرندوں، چوپایوں کے حقوق کا بھی شارح اور ضامن بن جاتا ہے پھر اس سے مسلمانوں کے قتل عام یا ریاست کے خلاف مسلح بغاوت کا تصور بھی محال ہے۔

اسی طرح اکیسویں ترمیم کی بعض دفعات کے ذریعے دینی مدارس پر حکومتی قبضہ مضبوط کرنے کیلئے ایک منظم منصوبہ تیار کیا گیا ہے جس کے نفاذ سے دینی مدارس کی آزاد حیثیت بالکل ختم ہو جائے گی۔ اور اس پر دوسرے لفظوں میں حکومت کا مکمل کنٹرول ہو جائے گا۔ اور حکومت کی منشاء پر اس کے نصاب میں تبدیلیاں لائی جائیں گی اور چندہ دہندگان کے کوائف بھی اس نئے قانون کے تحت حکومت کو دینے ہوں گے تاکہ بعد میں ان کے خلاف بھی کاروائی کی جائے۔ اسی طرح اس ترمیم پر اور بھی کئی متنازعہ امور ایسے ہیں جن پر وفاق المدارس العربیہ اور مدارس دینیہ کو شدید اعتراض ہے۔ یہ تازہ اقدامات اصل میں مدارس سے خودمختاری، آزادی، اور دینی روح قبض کرنے کی ایک ناپاک کوشش ہے۔ حکمران کھل کر مدارس اسلامیہ کے خلاف سامنے آگئے ہیں اور آئے روز نت نئے الزامات اور اقدمات مدارس اسلامیہ کے خلاف ہو رہے ہیں۔

ان دنوں دینی مدارس کا وجود شدید خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ عالم کفر اور پاکستانی حکمران اسلام کے ان مراکز کے منہدم کرنے میں پوری ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مسلمان اسلام سے اس وقت تک جڑے رہیں گے جب تک کہ اسلام کے یہ قلعے (مدارس اسلامیہ) محفوظ اور قائم ودائم ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ اور دیگر مسالک کے وفاق اور خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام نے اِس نازک موقع پر روایتی اخباری بیانات یا نمائشی مذمتی اجتماعات پر اکتفا کئے رکھا اور ٹھوس وبھرپور سیاسی منصوبہ بندی اختیار نہیں کی تو امریکہ ومغرب کا جو ایجنڈا عالم عرب، وسط ایشیا اور دیگر اسلامی ممالک میں دینی مدارس پر لاگو کیا گیا تو اس کی Implementation پاکستان میں بھی خدانخواستہ نوشتہ دیوار لگ رہی ہے۔

اگر اس محاذ پر سب نے کمزوری وغفلت دکھائی تو صدیوں کی محنت پل بھر میں خدانہ کرے ضائع ہو جائیگی اور اسپین وسط ایشیاء کی ریاستوں کا انجام ہم سب کے سامنے ہونا چاہیے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے ارے اے "مدرسے والو"
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں